

ڈرائیور پوری نماز پڑھے گا یا قصر؟ اور ڈرائیور کے لیے سنتوں کا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید ٹرک ڈرائیور ہے اور اسے کئی کئی دن لانگ روٹس پر جانا پڑتا ہے، مثلاً اسپین سے فرانس اور فرانس سے جرمنی وغیرہ، تو اس کے لیے سفر میں نماز کے کیا احکام ہوں گے؟ یعنی وہ نماز کتنی پڑھے گا اور سنتوں کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟

جواب

جب کوئی شخص 92 کلومیٹر یا اس سے زیادہ کے متصل سفر کی نیت کے ساتھ اپنی بستی کی آبادی سے باہر نکل جاتا ہے تو وہ شرعاً مسافر ہو جاتا ہے، اس کے لیے فرض نماز میں قصر کرنے کا حکم ہے یعنی وہ ظہر، عصر اور عشا کے چار رکعتی فرضوں کو دو دو پڑھے گا، لہذا زید بھی اسی طرح اپنی نمازیں ادا کرے، اگرچہ کئی کئی دن یا ہفتے اسی طرح گزر جائیں، یہاں تک کہ سفر پورا کر کے اپنے وطن اصلی میں لوٹ آئے یا کسی آبادی میں 15 دن ٹھہرنے کی نیت کے ساتھ مقیم ہو جائے۔

واضح رہے کہ فرائض فجر و مغرب میں، نمازوتریں اور سنت نمازوں میں قصر نہیں۔ نیز اگر امن و قرار اور اطمینان کی حالت ہو تو بحالت سفر بھی سنت مؤکدہ نمازیں ادا کی جائیں، البتہ اگر امن و قرار کی حالت نہیں بلکہ رواروی یعنی خوف یا عجلت کی صورت ہے تو سنتیں ترک کرنے میں حرج نہیں، لیکن یہ حکم سنت فجر کے علاوہ باقی سنتوں کا ہے، فجر کی سنتیں چونکہ قریب بواجب ہیں، اس لیے انہیں ترک کرنے کی اجازت نہیں۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں:

”(المسافر) من جاوز عمران موطنه قاصدا میسرة ثلاثة ايام“

ترجمہ: جو شخص تین دن کے سفر کے ارادے کے ساتھ اپنے وطن کی آبادی سے باہر نکل جائے وہ مسافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 8، صفحہ 243، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1367ھ/1948ء) لکھتے ہیں: ”مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے، اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے۔... سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی، البتہ خوف اور رواروی (جلدی) کی حالت میں معاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں۔ مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کر لے، یہ اس وقت ہے جب تین دن کی راہ چل چکا ہو اور اگر تین منزل پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کر لیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جھگڑ میں ہو۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 743-)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ امجدیہ میں لکھتے ہیں: ”اگر سفر میں اطمینان نہ ہو جب تو سنتوں کے ترک میں کوئی قباحت ہی نہیں اور اطمینان ہو جب بھی سنن کا تاکہ جو حضر میں ہے، وہ سفر میں نہیں رہتا؛ کہ سفر خود ہی قائم مقام مشقت کے ہے۔۔۔ اور یہ حکم سنت فجر کے غیر کا ہے اور سنت فجر چونکہ قریب بوجوب ہے، لہذا سفر کی وجہ سے اس کے ترک کی اجازت نہیں، اور بعض آئمہ کا قول یہ بھی ہے کہ مغرب کی سنتیں بھی ترک نہ کرے؛ کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر و حضر کہیں بھی اس کو ترک نہیں کیا ہے۔“

(فتاویٰ امجدیہ، جلد 1، صفحہ 284، مکتبہ رضویہ، کراچی)

علامہ ابوالخیر مفتی محمد نور اللہ نعیمی بصیر پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1403ھ/1983ء) لکھتے ہیں: ”مسافر سنتوں کو ادا کرے اور بلا عذر ترک نہ کرے، اور مختاریہ ہے کہ مسافر اگر امن و قرار کے حال میں ہے تو سنتیں ادا کرے؛ اس لیے کہ (سنتیں) فرائض کے لیے تکمیل کرنے والی بنائی گئی ہیں اور مسافر تکمیل کا محتاج ہے، اور اگر حالت خوف میں ہو تو ترک کر سکتا ہے، یہ ترک عذر سے ہے۔۔۔ اور جانب ترک میں دلیل حرمت و کراہت نہیں۔“ (فتاویٰ نوریہ، جلد 1، صفحہ 614-615، فقہ اعظم پہلی کیشنز بصیر پور، اوکاڑہ)

نوٹ: قصر نماز اور اس کے متعلقہ مزید مسائل و احکام سیکھنے کے لیے امیر اہل سنت و اہل ایمان کے رسالے ”مسافر کی نماز“ اور بہار شریعت حصہ چہارم سے ”نماز مسافر کا بیان“ پڑھنا مفید رہے گا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: FAM-1020

تاریخ اجراء: 25 جمادی الآخر 1447ھ/17 دسمبر 2025ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net